28

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۵

اَز اَلفضل بیدِ یوتیہ مَنْ یَّشَاءُ ❊ آنکہ عِیسٰے بتعاک بُد مَقامِ مَحمودؐ

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

ترسیل زر انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۱۲ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۲ ھ | ۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز رات ۸½ بجے راجپورہ سے واپس تشریف لے آئے۔ حضور کے متعلق صبح۔ ابجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ کل کے سفر کی وجہ سے حضور کو کوفت اور پیچش کی شکایت ہوگئی ہے۔ عام طبیعت بفضل خدا اچھی ہے الحمدللہ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ ہیڈ مڈ (ضلع ہوشیارپور) کے دورہ سے واپس آگئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

اِسلام کو غلبہ کاملہ سیاسی حکومت سے نہیں بلکہ تبلیغ دین سے حاصل ہوگا

ایک گذشتہ پرچہ میں عرض کیا جاچکا ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے اور نہ صرف خود سمجھتے بلکہ دوسروں کو بھی یہی سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ چونکہ "سیاسی حکومت بغیر اسلام کی تبلیغ اور تعمیر پوری نہیں ہوسکتی" اس لئے دین کی تبلیغ اور اشاعت کا خیال چھوڑ کر سیاسی غلبہ اور حکومت حاصل کرنے میں لگ جانا چاہئے وہ اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا چکے اور پہنچا رہے ہیں۔ ان کی یہ تمنا نہ کبھی پوری ہوسکتی ہے۔ اور نہ کوئی ایسا وقت آسکتا ہے۔ جب وہ سیاست ملکی کے بل بوتے پر اسلام کی تبلیغ اور تعمیر کی توفیق پاسکیں۔ کیونکہ اسلام کو نہ صرف روحانی طور پر۔ بلکہ سیاسی طور پر بھی کامیابی اور غلبہ وہی صورت اختیار کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے۔ اور آپ کا یہ ارشاد حرف بحرف حق و صداقت سے پُر ہے۔ کہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ کونسی صورت ہے۔ جو غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی۔ اس کا مجملاً ذکر تو اسی حوالہ میں موجود ہے۔ جو مولوی ثناءاللہ صاحب نے "اہلحدیث" میں نقل کیا ہے۔ اور مفصّل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ پیش کر رہا ہے مذکورہ بالا حوالہ میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے وقت

"دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا"

گویا اسلام کو جس غلبہ کاملہ کا وعدہ قرآن کریم میں دیا گیا ہے۔ وہ اشاعت اسلام سے حاصل ہوگا نہ کہ سیاسی حکومت قائم کرنے سے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی ساری زندگی اسی کام میں صرف فرمادی۔ اور ہر مذہب و ملت اور ہر ملک و ولایت کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے سامان فراہم فرمادئے۔ اب ان سے کام لینا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو اشاعت اور تبلیغ اسلام کو اپنا سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہر وقت اُنکے پیش نظر ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اسی رنگ میں جدوجہد کر رہی ہے۔ اور جوں جوں اُسے اسباب اور ذرائع میسر آتے جارہے ہیں۔ وہ اس جدوجہد کو وسیع کرتی جارہی ہے اگرچہ یہ جدوجہد اس وقت نہایت ہی وسیع اور عریض دنیا کے مقابلہ میں ایک قطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن ایک طرف تو خدا تعالےٰ اسے روز بروز کامیاب کر رہا ہے۔ اور اشد ترین مخالفین تک اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ احمدیت اکناف عالم تک پہنچتی جارہی ہے۔ چنانچہ آج سے دس سال قبل مولوی ظفر علی صاحب ایسا معاند اپنے اخبار "زمیندار" (۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء) کے قادیان نمبر میں احمدیت کے متعلق لکھ چکا ہے کہ

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"

دوسری طرف سوائے اس جماعت کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمائی ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں بسنے والے مسلمانوں میں سے کسی کو اس کی توفیق ہی نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلام کو سیاسی غلبہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حاصل ہوگا۔ اور وہ اس طرح کہ جب آپ کے خدام کے ذریعہ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ تو ان ممالک کی سیاست بھی مسلمانوں کے ہی ہاتھ میں ہوگی۔

پس اسلام کو کامل سیاسی غلبہ حاصل ہونے کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر اشاعت اسلام کی خدمت میں لگ جائیں۔ اور اس کے لئے ہر جانی اور مالی قربانی پیش کریں۔ نہ کہ ظلمت اور تاریکی میں بھٹکتے ہوئے ایسی باتیں کہتے پھریں جو انہیں اور زیادہ قعر مذلت میں گرانے کا موجب ہوں۔

جو لوگ "اسلام کی تبلیغ اور تعمیر" کے لئے یہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ پہلے "سیاسی حکومت" حاصل کی جائے۔ قطع نظر اس سے کہ انکی یہ آرزو کبھی پوری بھی ہوسکتی ہے یا نہیں انہیں اتنا ہی دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ جن ممالک میں مسلمانوں کو پورا سیاسی اقتدار حاصل ہے۔ اور جہاں ان کی اپنی حکومتیں قائم ہیں۔ وہاں "اسلام کی تبلیغ اور تعمیر" کی کیا حالت ہے۔ کیا وہاں وہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اس وقت اسلامی ممالک میں اسلام کی جو حالت ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنا اپنے لئے آپ شرم و ندامت کا سامان مہیا کرنا ہے۔ تاہم مثال کے طور پر صرف اس مقام کا کسی قدر ذکر کیا جاتا ہے۔ جسے اسلام نے دنیا میں سب سے مقدس قرار دیا۔ اور جہاں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات میں خدا تعالیٰ کے نور کا وہ چشمہ پھوٹا جس نے دنیا کے تاریک ترین کونوں کو بھی روشن کر دیا تھا یعنی مکہ معظمہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک عالم شخص منظور علی بن ثاقب صاحب نے "حقیقت حج" کے نام سے ایک ضخیم کتاب تصنیف کی۔ جو قریباً پانچسو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے نہایت رنج و کرب کے ساتھ مکہ کے حالات کئی صفحات میں لکھے ہیں۔ ان میں سے چند سطور بے حد رنج و غم محسوس کرتے ہوئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ لکھتے ہیں:-

"آہ کہ معظمہ جس کی شان میں بموجب ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ھدی للعالمین یعنی سب سے پہلا گھر جو تمام جہان کی ہدایت کے لئے بنایا گیا۔ وہ مکہ مبارک میں ہے۔ ایسا متبرک اور بابرکت شہر جس کی نسبت خود خدائے کریم شاہد ہے۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

آج وہی شہر بدترین رسومات کا گہوارہ بنا ہوا ہے۔ بردہ فروشی کی رسم نہائت زور و شور سے جاری ہے۔ میرے زمانہ حج میں ... کئی بہت سی عورتیں خریدی گئی تھیں ... بردہ فروشی کے بازار میں حبشی عورتیں علیحدہ علیحدہ کرسیوں پر بٹھائی ہوتی ہیں۔ ایک حبشی بچہ ۱۰ پونڈ سے ۴۰ پونڈ اور حبشن ۳۰ پونڈ سے ۸۰ پونڈ تک میں فروخت ہوتے ہیں۔ رنگ کے امتیاز سے بھی قیمت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ خوبصورت دوشیزہ لڑکی جس کا رنگ گورا ہو ۳۰ گنی سے ۳۰۰ گنی تک میں بک جاتی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

"بردہ فروشی کی دوکان ہندوستان کی بازاری عورتوں کے کوٹھوں سے بھی صد درجہ ذلیل اور بدتر ہوتی ہے۔ بعض دوکاندار تو سودا کرتے وقت اپنے خریدار کو پسند کرنے کے لئے لڑکیاں گھر لے جاکر دو دو چار چار دن رکھ کر دیکھنے کی اجازت دے دیتے ہیں"

"بہت سی جوان لڑکیاں آزادی سے گداگری کرتی پھرتی ہیں۔ جن کے اخلاق میں بھی شبہ ہو سکتا ہے۔ بعض جوان لڑکیاں سر بازار سگرٹ ہاتھ میں لئے ہوئے فیشن ایبل برقعہ اوڑھے حاجیوں سے خیرات طلب کرتی پھرتی ہیں۔ اور ان کو روپیہ وصول کرنے کے لئے اغیار سے طرح طرح کے شرمناک افعال پر مجبور ہونے میں بھی غیرت نہیں آتی۔" (حقیقت حج ص۳۲۷ ص۳۲۸۔ ص۳۲۹)

غور فرمایئے یہ حالات کہاں کے ہیں۔ اور پھر فرمایئے وہاں سیاسی حکومت اسلام کی تبلیغ اور تعمیر میں کس قدر کامیاب ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاسی حکومت قلوب کی اصلاح سے بالکل عاجز رہتی ہے۔ بلکہ کئی صورتوں میں مضر اثر پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کے سیاسی عروج کی جو انتہا تھی۔ وہیں سے ان کے روحانی تنزل کی ابتدا ہوئی حتیٰ کہ وہ ایک طرف تو روحانیت سے تہیدست ہو گئے۔ اور دوسری طرف دنیوی شان و شوکت سے محروم ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اب مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی ترقی آپ کو قبول کرنے اور آپ کے اس ارشاد کی تعمیل پر منحصر ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت و حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہر ممکن کوشش اور قربانی کرنی چاہیئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور سب پر انکو غلبہ بخشیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف تذکرۃ الشہادتین میں جو کہ ۱۹۰۳ء کی تصنیف ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہائت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"۔ ص۶۴

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسےٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے"۔ ص۶۵

نذرِ عقیدت بحضور بارگاہِ احدیت

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اے کہ تو ہے منعمِ آلائے مَن
لُطف کُن بر مَن طُفیلِ آنکہ بُود
ہوں سقیم الحال اور معذور۔ گو
عرض سُن لے مہربانی سے مری
شعر خوش کرنیکو کہتا ہوں ترے
فائدہ بندوں کو بھی پہونچے ضرور
ہوں یہ میرے باقیاتُ الصّالحات
لوگ کرتے ہیں عبادت رات دن

مَیں ترا بندہ ہوں اے آقائے مَن
سیّدِ مَن۔ شیخِ مَن۔ حرزِ جانِ مَن
اَے طبیبِ جُملہ علّتہائے مَن
اَے سمیعِ نالہ شبہائے مَن
مہرباں ہو۔ تا۔ کرم فرمائے مَن
ہے مرے مدِّ نظر۔ مولائے مَن!
اے پناہ و مامن و ملجائے مَن!
میری یہ خدمت ہے۔ اے ماوائے مَن

نذر ہیں کچھ قطرہ ہائے خُونِ دل
"لے بیادت ہی ہی دہی ہائے مَن"

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۹۲۵ء سے باقاعدہ ہر سال نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام حضرت اقدس کی کتب کا امتحان ہوا کرتا تھا۔ اور کامیاب ہونے والے امیدواران کو سندات دی جایا کرتی تھیں۔ چونکہ جنوری ۱۹۴۳ء سے مجلس تعلیم بن چکی ہے۔ جو کہ اس قسم کے تمام امتحانات کا انتظام کیا کرے گی۔ اس لئے سال رواں میں نظارت تعلیم و تربیت یہ امتحان نہیں لے گی۔ بلکہ اس کا انتظام مجلس تعلیم ہی کرے گی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اس امتحان کے متعلق جو بھی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ سیکرٹری صاحب مجلس تعلیم (صدر انجمن احمدیہ) قادیان سے براہ راست حاصل کر لیا کریں۔ نظارت ہذا کے واسطہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اس طرح جواب میں دیر ہونے کا اندیشہ ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے جلسہ سالانہ کے ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر یکشنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے لوگوں کو ان تاریخوں سے مطلع کر دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اس کی برکات حاصل کر سکیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

بھامبڑی کے مقدمہ کی سماعت

قادیان ۱۰ نومبر آج یہاں بھامبڑی کے مقدمہ کی پیشی تھی۔ مخالف پارٹی کے بھی ۱۳ آدمیوں پر زیر دفعہ $\frac{148}{149}$ و $\frac{325}{323}$ فرد جرم۔ اے ڈی ایم صاحب نے لگایا۔ ہماری طرف سے مولوی فضل دین صاحب پلیڈر برائے کارروائی موجود تھے۔ آئندہ کے لئے مقدمہ کی تاریخ ہمارے خلاف ۱۵ و ۱۶ نومبر اور مخالف پارٹی کے خلاف ۱۷۔ ۱۸ نومبر مقرر ہوئی ہے۔ پیشی گورداسپور میں ہوگی۔ اور تکرار جرح شروع ہوگی۔

لدھانہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۱۳۔۱۴ نومبر کو لدھانہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں جماعت کے سرکردہ لیکچرار تقریریں کرینگے۔ اردگرد کے احمدی احباب کو اس جلسہ میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ اور اسے کامیاب و موثر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین ایدہا اللہ اور غیر مبایعین

"الفضل" ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء میں مولوی ابو العطاء صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں سے پیغام صلح کے اس افترا کی تردید کی ہے۔ کہ "جناب میاں صاحب یاد رکھیں یا نہ رکھیں۔ لیکن تاریخ سلسلہ کبھی ان واقعات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جب حضرت مولانا نور الدین صاحب کا انتخاب ہوا۔ تو اس پر جناب میاں صاحب کی والدہ صاحبہ محترمہ نے انتہائی اظہار ناراضگی و اضطراب فرمایا تھا۔ اور اس زمانہ سے میاں صاحب کو خلیفہ بنانے کی مہم کا آغاز کر کے پروپیگنڈا کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔" جیسا کہ مولوی ابو العطاء صاحب نے ذکر کیا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے اس اعلان میں جو انہوں نے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کے متعلق بحیثیت سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ شائع کیا تھا۔ "باجازت حضرت ام المومنین" کے الفاظ اس افترا کی تردید کے لئے کافی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ منکرین خلافت الہٰی مقدس وجودوں پر جن کی تقدیس و تطہیر کی شہادت عالم الغیب خدا عرش معلی سے بار ہا دے چکا ہے۔ افترا کر کے اس گروہ سے اپنی مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل گرفت ہے۔ کیا کوئی ایسا شخص اس افترا کو صحیح مان سکتا ہے۔ جسے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس وحی پر ایمان ہو۔ اور یہ یقین رکھتا ہو۔ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ اسی کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ وہی اس کا مربی اور وہی اس کا نگہبان ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے قائم کردہ سلسلہ کی ترقی کے لئے خلفا بناتا ہے۔ وہ کیونکر تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت نعوذ باللہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ گویا اس افترا کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تو یہ منشا تھا۔ کہ حضرت محمود خلیفہ نہ ہوں۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بعد آکر منکرین خلافت سلسلہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ لیکن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا پروپیگنڈا بغیر تقریر و تحریر کے اس قدر زبردست اور موثر ثابت ہوا۔ کہ اس کے مقابلہ میں نعوذ باللہ خدا کی پیش نہ گئی۔ اور منکرین خلافت کی، اور حضرت محمود خلیفہ بن گئے۔ یہی الزام ان لوگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر بھی لگایا تھا۔ لیکن اس قسم کے مسموم تیروں سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا سا معاملہ کر کے برادران یوسف سے مماثلت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ "جناب میاں صاحب کی والدہ محترمہ" بھی یہی ثابت کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے یہ بات دو بھر معلوم ہوئی۔ کہ وہ "ام المومنین" کے الفاظ استعمال کرے۔ اور اس نے ایک رنگ میں اپنی بے زاری کا اظہار کیا۔ یہی برادران یوسف علیہ السلام کی حالت تھی جیسا کہ بن یامین کے متعلق شہادت طلب کی گئی۔ تو انہوں نے خلاف شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر اس نے چوری کی ہے۔ تو اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی۔ اس طرح انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی سے اپنی اخوت کا انکار کیا۔ پھر جب بن یامین کو مصر میں رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا مکانہ کہ اس کا باپ بڑا بوڑھا ہے۔ اس لئے آپ مہربانی فرمائیں۔ تو اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لیں۔ اسی طرح انہوں نے حضرت یوسف سے حسد کی وجہ سے اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام سے بھی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ یہی حال بعض غیر مبایعین کا ہے "میاں صاحب کی والدہ صاحبہ محترمہ" کے الفاظ لکھنے سے مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ بیٹا اور والدہ دونوں خلافت کے لئے پروپیگنڈا کرتے تھے۔ اس لئے ہم دونوں سے بیزار ہیں۔ اور بے تعلق ہیں۔ حالانکہ یہ وہ مبارک وجود ہے جسے خدا تعالیٰ نے "خدیجہ" کے نام سے یاد فرمایا۔ اور آیت تطہیر کو ان کے حق میں نازل کیا۔ ہاں یہ وہی مقدس وجود ہے جسے اکابر غیر مبایعین "ام المومنین" کے لقب سے ذکر کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ "باجازت حضرت ام المومنین" کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ پھر حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو بے نظیر نمونہ دکھایا۔ اسے اعدائے غیر مبایعین اعجاز قرار دیتے تھے۔ اور حضرت اقدس کی قوت قدسی کا ایک ثبوت۔ چنانچہ سید محمد حسین صاحب احمدیہ بلڈنگس لاہور نے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہوجانے کے بعد ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات مسیح کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا۔ یہ اشتہار اور خواجہ صاحب کا اعلان ایڈیٹر صاحب الحکم نے بطور ضمیمہ الحکم مورخہ ۲۸ مئی ایک ہی ورق پر شائع کئے۔ سید محمد حسین شاہ صاحب نے لکھا کہ "جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت پاگئے تو "حضرت ام المومنین نے اس وقت وہ نمونہ دکھایا۔ کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح کرسکتا ہے۔ ہم سب چھ سات گھنٹے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے۔ ام المومنین بھی پہنچنے خدمت والا میں حاضر رہیں۔ اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں۔ اور بار بار یہی کہتی تھیں۔ کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنے والے خدا۔ تو ہماری مدد کر۔ اے وحدہ لاشریک خدا۔ اے خدا میرے گناہ بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولیٰ میری زندگی بھی تو ان کو دیدے۔ میری زندگی کس کام کی ہے۔ یہ تو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ میری زندگی بھی ان کو دے دے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان پر تھے۔ کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور آخر میں جبکہ انجام بہت قریب تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں۔ مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو۔ اور کئی بار یہ کہا۔ اور جب آخر میں ایک سانس پڑھی گئی۔ اور دم نکل گیا۔ تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں۔ اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا۔ اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسی ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو۔ اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانے والا خاوند انتقال کر جائے۔ ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا۔ اور ہر طرف سے سوائے حی و قیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسیہ کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔"

ایک طرف ان الفاظ کو رکھیں۔ اور دوسری طرف اس طریق عمل کو جو غیر مبایعین نے حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ کے متعلق خلافت ثانیہ کے انکار کے وقت سے اختیار کر رکھا ہے۔ تو معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے اندر کس قدر تغیر واقع ہو چکا ہے۔ اور یہ احمدیت سے کتنے دور ہو چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ احمدیت کا ایک بہت بڑا ستون ہے۔ جو لوگ اس ستون کو ہلانا چاہتے ہیں وہ اسے تو ہلا نہیں سکتے۔ خود احمدیت سے دور ہو جاتے ہیں۔ کاش ہمارے غیر مبایع بھائی اس واضح بات پر غور کر کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنے موجودہ طریق عمل میں تبدیلی پیدا کریں۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

احرار کے قول اور عمل میں تفاوت

احرار کے قول اور عمل میں زمین و آسمان کا تفاوت ایک عام بات ہے۔ اور لیڈران احرار نے کبھی اس بات کی پروا نہیں کی۔ کہ ان کے اس مذموم رویہ سے فہمیدہ اور سنجیدہ لوگوں پر کیا اثر پڑے گا۔ بلکہ وہ آئے دن نہایت بے باکی سے اس کی نمائش کرتے رہتے ہیں۔ "مفکر احرار" مسٹر مظہر علی اظہر کا ایک طویل مضمون کئی اقساط میں اخبار "افضل" سہارنپور میں شائع ہوا ہے جس کی آٹھویں قسط میں وہ لکھتے ہیں "مجلس مرکزیہ احرار نے اس نظریہ کی صاف اور واضح مخالفت کی ہے جب اس نے کہا ہے کہ انگریزی سنگینوں کے سہارے بنایا ہوا کوئی آئین اس کے لئے قابل قبول نہیں۔" یہ تو قول ہے۔ عمل کیا ہے یہ کہ حکومت کے ہر آئین کے آگے سرتسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے کسی میں اتنی جرأت نہیں۔ کہ کسی قانون کے خلاف آواز بلند کرسکے۔ اس کی خلاف ورزی کرنا تو بڑی بات ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید محمد زاہد صاحب مرحوم کے محاسن

افسوس کہ جماعت احمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک کے ایک نہایت ہی مخلص و متقی بزرگ استاذی المکرم مولوی سید محمد زاہد صاحب ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور اس طرح انجمن احمدیہ سونگڑہ کی ایک اور شمع بجھ گئی۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ سلسلہ میں داخل ہوتے ہی آپ کے سخت گیر والد صاحب نے جن کا شمار سونگڑہ کے ذی اثر لوگوں میں تھا۔ سختی شروع کر دی۔ جسے مرحوم نے صبر و استقلال سے برداشت کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے والد صاحب نے سختی کرنی چھوڑ دی۔ اور مرحوم کے نیک نمونہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ کہا کرتے تھے "زاہد تو زاہد ہی ہے"۔

مرحوم کو فارسی میں کافی دستگاہ حاصل تھی۔ ان سے میں فارسی کا سبق لیا کرتا تھا۔ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار پڑھ کر وجد میں آتے۔ اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار خوشخط لکھ گھر میں آویزاں رکھتے۔

جناب مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے کی کوشش سے ۱۹۲۶ء میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کا قیام ہوا۔ اور عاجز کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ تو مرحوم ایسوسی ایشن کے قیام سے بے حد خوش ہوئے۔ اور عاجز کی اس ضمن میں بہت مدد کرتے رہے۔ اور کام کے لئے ہم نوجوانوں کو جوش دلاتے رہے۔ آپ جماعت کٹک کے ایک عرصہ تک سیکرٹری تعلیم و تربیت وغیرہ عہدہ پر نظام جماعت کی اس طرح پابندی کرتے جس طرح نبض قلب کی۔ ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر حضرت مولوی سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ کی طرف سے اعلان ہوا۔ کہ احباب جماعت قربانی کی کھالیں مغرب کے وقت سے پہلے جناب مولوی انعام رسول صاحب کے ہاں بھیج دیں۔ مرحوم دائم المرض تھے۔ دمہ کی شکایت تھی۔ نہایت کمزور تھے۔ چلنا پھرنا محال تھا۔ باوجود اس کے میں نے دیکھا۔ کہ وہ جوان ہمت بڈھا مغرب کے بعد قربانی کی کھال خود اٹھائے لڑھکتا لرزتا اس طرح آرہا ہے جس طرح کوئی بڑا مجرم حاکم کے پاس جاتا ہے۔ اتفاق سے میں اپنے پھوپھا مولوی انعام رسول صاحب موصوف کے مکان کے برآمدہ میں بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی مرحوم لرزتی ہوئی آواز میں کہنے لگے۔ زکریا! مجھ سے سخت غلطی ہوگئی۔ قربانی ہونے میں دیر ہوگئی۔ امیر صاحب کا حکم تھا کہ قبل مغرب کھال پہنچا دینا چاہیئے۔ کوئی مزدور بھی نہیں ملا۔ آخر میں کھال لیکر آہستہ آہستہ آگیا ہوں۔ کیا کروں امیر صاحب کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اللہ اللہ کس قدر اطاعت اس مرد باخدا کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ میں باوجود جوان ہونے کے شرم سے پانی پانی ہوگیا۔ اور کہا کوئی حرج نہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔

مرحوم سب رجسٹری آفس میں کلرک تھے۔ جہاں رشوت ستانی کا بازار گرم رہتا ہے۔ مگر مرحوم نے کبھی ایک پیسہ کی بھی رشوت نہ لی۔ جس کی وجہ سے آفس میں تمام لوگوں پر مرحوم کی دیانتداری اور سچائی کا بڑا اثر تھا بالآخر جب مرض زور پکڑتا گیا۔ تو مرحوم تین چار سال ہوئے پنشن لے کر اپنے وطن آگئے۔ اس بیماری میں بھی جماعت کے کام کرنے کا بے حد شوق تھا۔ جماعت سونگڑہ کے ایک حلقہ کے محصل مقرر ہوئے۔ اور نہایت باقاعدگی کے ساتھ چندہ جمع کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کا حلقہ چندہ کی ادائیگی میں سبقت لے گیا۔ گذشتہ موسم گرما میں حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب سیکرٹری مال نے عاجز کو بجٹ کی تشخیص میں مرحوم کا ہاتھ بٹانے کے لئے بھیجا کئی دن تک عاجز ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ باوجود حد درجہ کمزور ہونے کے مرحوم عاجز کے ساتھ تندہی سے کام کرتے۔ اور جب میں نے کہا کہ آپ کے حلقہ کی وصولی سب حلقوں پر سبقت لے گئی ہے۔ نیز یہ کہ آپ کا خود کوئی بقایا نہیں ہے۔ تو مرحوم کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اور کہنے لگے۔ کیا کروں۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق پندرہ تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔ چار پانچ دن دیر ہو جاتی ہے۔

مرحوم نہایت خوش خصال۔ صوفی منش بزرگ تھے۔ تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ دعا پر آپ کو کامل یقین تھا۔ فرمایا کرتے۔ کہ قبولیت دعا کا سب سے اعلیٰ نسخہ یہ ہے۔ کہ دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کو قادر سمجھا جائے۔ آپ اپنی قبولیت دعا کے بہت سے واقعات سنایا کرتے۔ بیان فرماتے۔ کہ ایک بار کسی وجہ سے آپ کی تنخواہ میں تخفیف ہوگئی۔ حضرت احدیت میں نہایت تڑپ کے ساتھ دعا کی۔ تو القا ہوا۔ اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ۔ اس کے بعد تصرف الٰہی سے افسر متعلقہ کی طرف سے تنخواہ کی بحالی کا حکم آگیا۔

مرحوم موصی تھے۔ تحریک جدید میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ صاحب کشف بھی تھے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کئی بار خواب میں زیارت کی۔ آپ کو قادیان جانے کا بے حد شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شوق کو بھی پورا کر دیا۔ اور غالباً ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان حاضر ہوکر حضرت امیر المومنین اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے مستفیض ہوئے۔

آپ کی وفات بھی ایک نشان الٰہی ہے آپ کی وفات سے پہلی رات ہماری جماعت کے ایک بزرگ مولوی عبدالحکیم صاحب نے خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے کسی بزرگ کی وفات ہو گئی ہے۔ نعش مبارک مولوی تفضل حسین صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے) کے مکان کے پاس رکھی گئی ہے۔ بہت سے بزرگ جنازہ میں شریک ہونے کے لئے قادیان سے آئے ہیں جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب بھی ہیں۔ یہ خواب مولوی صاحب سنا رہے تھے۔ کہ وفات کی خبر پہنچی۔

بالآخر حضرت امیر المومنین و بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم غفر اللہ لہٗ و جعل الجنۃ مثواہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جوار رحمت سے سرفراز فرمائے۔ ان کے درجات کو بلند کرے اور مرحوم کی اہلیہ و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل اور رضا بالقضاء کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اللھم آمین یا سمیع الدعاء

خاکسار سید محمد زکریا از بھدرک اڑیسہ

تاریخ وفات صادقہ بیگم صاحبہ مرحومہ

احباب کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں خان عبدالمجید خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ کی لڑکی صادقہ بیگم صاحبہ ڈلہوزی میں فوت ہوگئی تھیں۔ مرحومہ کی تاریخہائے وفات تنویر صاحب سیالکوٹی و ثاقب صاحب زیروی نے لکھی ہیں۔ تاریخیں اور کتبہ پر لکھی جانیوالی عبارت شائع کی جاتی ہے۔

(۱)

از جناب روشن دین صاحب تنویر پلیڈر سیالکوٹ

صادقہ صدق سے لیے آخر — پا گئی آج مقام محمود
عرش سے پوچھی جو تاریخ وفات — آئی آواز کہ "ذی عصمت بود"

۱۳۲۲ ہش

(۲)

صادقہ کی مرگ ہے اندوہگیں — ہے پدر غمگیں تو مادر بس حزیں
آرہی ہے قبر سے لیکن صدا — چاہیئے ہرگز نہ غم اس موت کا
با ہزاراں صدق از دنیا رود — صادقہ در روضۂ علیا رود

۲۰۰ ۱۱۲۲ (۱۳۲۲)

(از جناب ثاقب صاحب زیروی)

شنید او چوں آوازۂ مغفرت — نہاں شد گل تازۂ مغفرت
دعائے کنیم از پئے صادقہ — کشا بار دروازۂ مغفرت

۱۹۴۳ء

کتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

مزار صادقہ بیگم صاحبہ

صاحبزادی خان عبدالمجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ریٹائرڈ) آف کپورتھلہ

عمر ۲۳ سال

عزیزہ مرحومہ کا سفر کی حالت میں بمقام کوہ ڈلہوزی انتقال ہوا جس کی وجہ سے عزیزہ زمرہ شہداء میں شامل ہوئیں۔

تاریخ وفات ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۴۳ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد محمد زاہد صاحب مرحوم کے محاسن

افسوس کہ جماعت احمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک کے ایک نہایت ہی مخلص و متقی بزرگ استاذی المکرم مولوی سید محمد زاہد صاحب ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور اس طرح انجمن احمدیہ سونگڑہ کی ایک اور شمع بجھ گئی۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ سلسلہ میں داخل ہوتے ہی آپ کے سخت گیر والد صاحب نے جن کا شمار سونگڑہ کے ذی اثر لوگوں میں تھا۔ سختی شروع کر دی۔ جسے مرحوم نے صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے والد صاحب نے سختی کرنی چھوڑ دی۔ اور مرحوم کے نیک نمونہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ کہا کرتے تھے "زاہد تو زاہد ہی ہے"۔

مرحوم کو فارسی میں کافی دستگاہ حاصل تھی۔ ان سے میں فارسی کا سبق لیا کرتا تھا۔ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار پڑھکر وجد میں آتے۔ اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار خوش خط لکھ گھر میں آویزاں رکھتے۔

جناب مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے کی کوشش سے ۱۹۳۶ء میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کا قیام ہوا۔ اور عاجز کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ تو مرحوم ایسوسی ایشن کے قیام سے بے حد خوش ہوئے۔ اور عاجز کی اس ضمن میں بہت مدد کرتے رہے۔ اور کام کے لئے ہم نوجوانوں کو جوش دلاتے رہے۔ آپ جماعت کٹک کے ایک عرصہ تک سیکرٹری تعلیم و تربیت وغیرہ عہدہ پر نظام جماعت کی اس طرح پابندی کرتے جس طرح نبض قلب کی۔ ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر حضرت مولوی سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ کی طرف سے اعلان ہوا۔ کہ احباب جماعت قربانی کی کھالیں مغرب کے وقت سے پہلے جناب مولوی انعام رسول صاحب کے ہاں بھیج دیں۔ مرحوم دائم المرض تھے۔ دمہ کی شکایت تھی۔ نہایت کمزور تھے۔ چلنا پھرنا محال تھا۔ باوجود اس کے میں نے دیکھا۔ کہ وہ جوان ہمت بڈھا مغرب کے بعد قربانی کی کھال خود اٹھائے لڑھکتا لرزتا اس طرح آرہا ہے۔ جس طرح کوئی بڑا مجرم حاکم کے پاس جاتا ہے۔ اتفاق سے میں اپنے پھوپھا مولوی انعام رسول صاحب موصوف کے مکان کے برآمدہ میں بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی مرحوم لرزتی ہوئی آواز میں کہنے لگے۔ زکریا! مجھ سے سخت غلطی ہو گئی۔ قربانی ہونے میں دیر ہو گئی۔ امیر صاحب کا حکم تھا کہ قبل مغرب کھال پہنچا دینا چاہیئے۔ کوئی مزدور بھی نہیں ملا۔ آخر میں کھال لیکر آہستہ آہستہ آگیا ہوں۔ کیا کروں امیر صاحب کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اللہ اللہ کس قدر اطاعت اس مرد باخدا کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ میں باوجود جوان ہونے کے شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ اور کہا کوئی حرج نہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔

مرحوم سب رجسٹری آفس میں کلرک تھے۔ جہاں رشوت ستانی کا بازار گرم رہتا ہے۔ مگر مرحوم نے کبھی ایک پیسہ کی بھی رشوت نہ لی۔ جس کی وجہ سے آفس میں تمام لوگوں پر مرحوم کی دیانتداری اور سچائی کا بڑا اثر تھا

بالآخر جب مرض زور پکڑتا گیا۔ تو مرحوم تین چار سال ہوئے پنشن لے کر اپنے وطن آگئے۔ اس بیماری میں بھی جماعت کے کام کرنے کا بے حد شوق تھا۔ جماعت سونگڑہ کے ایک حلقہ کے محصل مقرر ہوئے۔ اور نہایت باقاعدگی کے ساتھ چندہ جمع کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کا حلقہ چندہ کی ادائیگی میں سبقت لے گیا۔

گذشتہ موسم گرما میں حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب سیکرٹری مال نے عاجز کو بجٹ کی تشخیص میں مرحوم کا ہاتھ بٹانے کے لئے بھیجا کئی دن تک عاجز ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ باوجود حد درجہ کمزور ہونے کے مرحوم عاجز کے ساتھ تندہی سے کام کرتے۔ اور جب میں نے کہا کہ آپ کے حلقہ کی وصولی سب حلقوں پر سبقت لے گئی ہے۔ نیز یہ کہ آپ کا خود کوئی بقایا نہیں ہے۔ تو مرحوم کا چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھا۔ اور کہنے لگے۔ کیا کروں۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق پندرہ تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔ چار پانچ دن دیر ہو جاتی ہے۔

مرحوم نہایت خوش خصال۔ صوفی منش بزرگ تھے۔ تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ دعا پر آپ کو کامل یقین تھا۔ فرمایا کرتے۔ کہ قبولیت دعا کا سب سے اعلیٰ نسخہ یہ ہے۔ کہ دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کو قادر سمجھا جائے۔ آپ اپنی قبولیت دعا کے بہت سے واقعات سنایا کرتے۔ بیان فرماتے۔ کہ ایک بار کسی وجہ سے آپ کی تنخواہ میں تخفیف ہو گئی۔ حضرت احدیت میں نہایت تڑپ کے ساتھ دعا کی۔ تو القا ہوا۔ اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِر۔ اس کے بعد تصرف الٰہی سے افسر متعلقہ کی طرف سے تنخواہ کی بحالی کا حکم آگیا۔

مرحوم موصی تھے۔ تحریک جدید میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ صاحب کشف بھی تھے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کئی بار خواب میں زیارت کی۔ آپ کو قادیان جانے کا بے حد شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شوق کو بھی پورا کر دیا۔ اور غالباً ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان حاضر ہو کر حضرت امیر المومنین اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے مستفیض ہوئے۔

آپ کی وفات بھی ایک نشان الٰہی ہے آپ کی وفات سے پہلی رات ہماری جماعت کے ایک بزرگ مولوی عبدالحکیم صاحب نے خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے کسی بزرگ کی وفات ہو گئی ہے۔ نعش مبارک مولوی تفضل حسین صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے) کے مکان کے پاس رکھی گئی ہے۔ بہت سے بزرگ جنازہ میں شریک ہونے کے لئے قادیان سے آئے ہیں جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب بھی ہیں۔ یہ خواب مولوی صاحب سنا رہے تھے۔ کہ وفات کی خبر پہنچی۔

بالآخر حضرت امیر المومنین و بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم غفر اللہ لہٗ وجعل الجنۃ مثواہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جوار رحمت سے سرفراز فرمائے۔ ان کے درجات کو بلند کرے اور مرحوم کی اہلیہ و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل اور رضا بالقضاء کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین یا سمیع الدعاء

خاکسار سید محمد زکریا از بھدرک اڑیسہ

تاریخ وفات صادقہ بیگم صاحبہ مرحومہ

احباب کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں خان عبدالمجید خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ کی لڑکی صادقہ بیگم صاحبہ ڈلہوزی میں فوت ہو گئی تھیں۔ مرحومہ کی تاریخہائے وفات تنویر صاحب سیالکوٹی و ثاقب صاحب زیروی نے لکھی ہیں۔ تاریخیں اور کتبہ پر لکھی جانیوالی عبارت شائع کی جاتی ہے۔

(۱)

از جناب روشن دین صاحب تنویر پلیڈر سیالکوٹ

صادقہ صدق سے اپنے آخر — پا گئی آج مقام محمود
عرش سے پوچھی جو تاریخ وفات — آئی آواز کہ "ذی عظمت بود"
۱۳۲۲ ہش

(۲)

صادقہ کی مرگ سے اندوہگیں — ہے پدر غمگیں تو مادر بس حزیں
آرہی ہے قبر سے لیکن صدا — چاہیئے ہرگز نہ غم اس موت کا
باہزاراں صدق از دُنیا رود — صادقہ در روضۂ علیا رود
۲۰۰ + ۱۱۲۲ (۱۳۲۲)

(از جناب ثاقب صاحب زیروی)

شنیدا و چوں آوازۂ مغفرت — نہاں شد گل تازۂ مغفرت
دعائے کنیم از پئے صادقہ — کشا بار دروازۂ مغفرت
۱۹۴۳ء

کتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مزار صادقہ بیگم صاحبہ

صاحبزادی خان عبدالمجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ریٹائرڈ) آف کپورتھلہ

عمر ۲۳ سال

عزیزہ مرحومہ کا سفر کی حالت میں بمقام کوہ ڈلہوزی انتقال ہوا جس کے سبب عزیزہ زمرۂ شہداء میں شامل ہوئیں۔

تاریخ وفات ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۴۳ء

'اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن'

[illegible]

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۹۵۹ منکہ ڈاکٹر محمد ظہور ولد شیخ عبد الشکور صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن سہارنپور حال مقیم منگلور ٹاؤن ضلع سہارنپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان محلہ دار البرکات قادیان میں ہے۔ جس کی قیمت قریباً دو ہزار روپیہ ہے چار سو روپیہ میں ایک کنال زمین پہلی خرید کی ہوئی تھی۔ جس کو قریب دس سال ہوئے ہونگے۔ اور قریب ۱۶ سو روپیہ مکان پر لگایا تھا۔ جو ابھی تک نامکمل ہے۔ (۲) تین دکانوں کی زمین مبلغ چھ سو روپیہ میں لیا قادیان شریف میں جس کو قریب چار ماہ ہوئے ہیں۔ ایک دکان پختہ سہارنپور میں نکھی دروازہ میانی میں ہے۔ جسکی قیمت قریب ایک ہزار روپے کی ہے۔ کل جائیداد کی قیمت -/۴۰۰۰ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اگر اسکے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد بقلم خود شیخ محمد ظہور حال مقیم شفاخانہ منگلور ٹاؤن ضلع سہارنپور یوپی۔ گواہ شد خود احمد

اپنی بچائی ہوئی رقم کو حفاظت سے رکھیئے

جنگ کے زمانے میں لوگوں کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ اپنے روپے سے سونا چاندی، جواہرات، زمین، مکان یا سامان خرید کر رکھ لیں۔ مگر روپیہ بچانے کا یہ طریقہ خطرے سے خالی نہیں ہے اور اسمیں عرصے کے بعد کامیابی ہوگی۔ سونے۔ چاندی۔ جواہرات۔ جائداد اور سامان کی قیمتیں تمام دوسری چیزوں کی قیمتوں کی طرح تیزی سے بڑھ گئی ہیں جنگی فتوحات کے ساتھ ساتھ لوگوں میں دن بدن اعتماد بڑھتا جا رہا ہے۔ اور قیمتیں ایک دن ضرور گریں گی۔ ممکن ہے کہ وہ اچانک گریں اور آپ کی رقم کا بڑا حصہ ڈوب جائے۔ آپ کو ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنی گاڑھی کمائی کی بچت کو محفوظ جگہ لگانا چاہیئے۔

آئندہ کے لئے

روپیہ بچانے

کا محفوظ طریقہ اختیار کیجئے

اگر آپ ان میں سے کسی جگہ روپیہ لگائیں تو وہ محفوظ بھی رہیگا اور آئندہ اسکی مالیت بھی برقرار رہے گی

انجمن امداد باہمی — بینک کا سیونگ کھاتہ

بیمہ پالیسی — پوسٹ آفس سیونگ بینک

یا ان سب سے بہتر

سرکاری قرضے۔ اور سیونگ سرٹیفکیٹ۔

چار آنے روز بچائیے

اپنے گھر میں بچت کی تحریک جاری کیجئے۔ چار آنے روز یا ہو سکے تو اس سے زیادہ بچانے کیلئے صندوقچی کو کام میں لائیے پھر اس بچائی ہوئی رقم کو نیچے لکھی ہوئی مدوں میں برابر لگاتے رہیے

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟!

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ!

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فصلِ الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں جن کا نام

"ہمدردِ نسواں"

ہے۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

عزیز کار بالک منجن

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج

قیمت فی اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

ضرورت

ٹاؤن کمیٹی قادیان کو ایک انسپکٹر چونگی بمشاہرہ -/۴/۲۸ روپے مع مہنگائی الاؤنس۔ اور چند محرران چونگی بمشاہرہ -/-/۲۰ روپے مع مہنگائی الاؤنس کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب فوراً اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان

کوئن ٹیبلٹس ملیریا

ٹکیاں

سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہوئی ہیں

۱۰۰ ٹکیہ دو روپے محصول ڈاک ۹ ر دو شیشی تک

دی کوئن سٹورز قادیان

استقاطِ حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۸/ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲/۵

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین رض خلیفۃ المسیح اول رض دواخانہ معین الصحت قادیان

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۹۵۹ منکہ ڈاکٹر محمد ظہور ولد شیخ عبد الشکور صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن سہارنپور حال مقیم منگلور ٹاؤن ضلع سہارنپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان محلہ دار البرکات قادیان میں ہے۔ جس کی قیمت قریباً دو ہزار روپیہ ہے چار سو روپیہ میں ایک کنال زمین پہلی خرید کی ہوئی تھی۔ جس کو قریب دس سال ہوئے ہونگے۔ اور قریب ۱۶ سو روپیہ مکان پر لگایا تھا۔ جو ابھی تک نامکمل ہے۔ (۲) تین دکانوں کی زمین مبلغ چھ سو روپیہ میں قادیان شریف میں جس کو قریب چار ماہ ہوئے ہیں۔ ایک دکان پختہ سہارنپور میں نکھی دروازہ میانی میں ہے۔ جسکی قیمت قریب ایک ہزار روپے کی ہے۔ کل جائیداد کی قیمت -/۳۶۰۰ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اگر اسکے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد بقلم خود شیخ محمد ظہور حال مقیم شفاخانہ منگلور ٹاؤن ضلع سہارنپور یوپی۔ گواہ شد خود محمد

اپنی بچائی ہوئی رقم کو حفاظت سے رکھیئے

جنگ کے زمانے میں لوگوں کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ اپنے روپے سے سونا چاندی، جواہرات، زمین، مکان یا سامان خرید کر رکھ لیں۔ مگر روپیہ بچانے کا یہ طریقہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اور اس میں عرصے کے بعد کامیابی ہوگی۔ سونے، چاندی، جواہرات، جائداد اور سامان کی قیمتیں تمام دوسری چیزوں کی قیمتوں کی طرح تیزی سے بڑھ گئی ہیں جنگی فتوحات کے ساتھ ساتھ لوگوں میں دن بدن اعتماد بڑھتا جا رہا ہے۔ اور قیمتیں ایک دن ضرور گریں گی۔ ممکن ہے کہ وہ اچانک گریں اور آپ کی رقم کا بڑا حصہ ڈوب جائے۔ آپ کو ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنی گاڑھی کمائی کی بچت کو محفوظ جگہ لگانا چاہیئے۔

آئندہ کے لئے

روپیہ بچانے

کا محفوظ طریقہ اختیار کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ ان میں سے کسی جگہ روپیہ لگائیں تو وہ محفوظ بھی رہیگا اور آئندہ اسکی مالیت بھی برقرار رہے گی

انجمن امداد باہمی — بینک کا سیونگ کھاتہ

بیمہ پالیسی — پوسٹ آفس سیونگ بینک

یا ان سب سے بہتر

سرکاری قرضے — اور سیونگ سرٹیفکیٹ۔

چار آنے روز بچائیے

اپنے گھر میں بچت کی تحریک جاری کیجئے۔ چار آنے روز یا ہوسکے تو اس سے زیادہ بچانے کیلئے صندوقچی کو کام میں لائیے پھر اس بچائی ہوئی رقم کو نیچے لکھی ہوئی محفوظ مدوں میں برابر لگاتے رہیئے

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ!

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عزیز کار بالک منجن

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج

قیمت فی اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

ضرورت

ٹاؤن کمیٹی قادیان کو ایک انسپکٹر چونگی بمشاہرہ -/۸/۲۸ روپے مع مہنگائی الاؤنس۔ اور چند محرران چونگی بمشاہرہ -/-/۲۰ روپے مع مہنگائی الاؤنس کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب فوراً اپنی درخواستیں بھجوادیں۔

پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان

کوئن ٹیبلٹس ٹکیاں ملیریا سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہوئی ہیں

۱۰۰ ٹکیہ دو روپے محصول ڈاک ۹ / دو شیشی تک۔

دی کوئن سٹورز قادیان

اسقاط حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول جو شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر تھے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱/۴ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲/۵

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ر نومبر۔ امریکہ کا اخبار "آرمی اینڈ نیو جنرل" رقمطراز ہے کہ یورپ پر حملہ کرنے کے لئے حملے کا ڈھانچہ لنڈن میں تیار ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ یورپ پر جو اتحادی فوجیں حملہ کریں گی۔ ان کی کمان سپہ سالار اعظم جارج مارشل کے ہاتھ میں ہوگی۔

کلکتہ ۹ر نومبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۴ر اگست سے ۵ر نومبر تک مختلف ہسپتالوں میں ۱۳۳۷۰ فاقہ کش داخل کئے گئے۔ جن میں سے ۴۳۴۵ چل بسے یکم اگست سے لے کر ۳۰ر اکتوبر تک ۱۰۶۳۱ تباہ حال ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۹ر نومبر۔ ماسکو کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے کیف کو خالی کرنے سے پہلے تمام یہودیوں کو تہ تیغ کر دیا۔ صرف ایک یہودی بچ نکلا۔

سٹاک ہالم ۹ر نومبر۔ ویانا میں ہٹلر اور جرمنی کے خلاف ایک جلوس کے دوران میں عوام اور خفیہ پولیس کے دستوں میں جھگڑا ہو گیا جس میں سینکڑوں آسٹرین گرفتار کر لئے گئے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی بھی ہوئے۔

سٹاک ہالم ۹ر نومبر۔ روس نے فن لینڈ کی درخواست صلح ٹھکرا دی ہے۔ اور جواب دیا ہے کہ اسوقت تک صلح نہیں کی جائیگی۔ جبتک فن لینڈ غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈال دے۔

دہلی ۱۰ر نومبر۔ حکومت ہند نے فیکٹری سے باہر کھانڈ کی قیمت میں ۳ر فی من اضافہ کر دیا ہے۔

لاہور ۹ر نومبر۔ خواجہ نذیر احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اپنے مقدمہ کو ہائیکورٹ میں تبدیل کرانے کے لئے جو درخواست دے رکھی تھی۔ اس کی سماعت چیف جسٹس اور جسٹس سر عبدالرحمٰن نے کی۔ تبدیلی کی وجوہ یہ پیش کی گئیں۔ گورنمنٹ پنجاب اس مقدمہ میں دلچسپی لے رہی ہے اور ایک وزیر خواجہ صاحب کو سزا دلانا چاہتا ہے۔ اخبارات میں خلاف پروپیگنڈا ہو چکا ہے۔ لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بھی خلاف ہیں۔ ابھی بحث جاری تھی۔ کہ سماعت ملتوی ہو گئی۔ اسی تاریخ مسٹر اے ولیم ڈپٹی کمشنر کیمبلپور نے جو خواجہ صاحب اور دیگر ملزمان کی سماعت کے لئے سپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں سماعت کی اور حکم دیا کہ سب سے پہلے ملتان کیس پیش ہو۔ اور پیشی کے لئے ۲۰ر نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی۔

دہلی ۹ر نومبر۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں خوراک کی صورت حالات پر بحث کرتے ہوئے پوچھا گیا کہ کیا یہ درست ہے کہ کلکتہ کے لنگروں میں ایک فاقہ کش کو جو خوراک دی جاتی ہے۔ وہ ایک چوہے کا پیٹ بھرنے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتی۔ سرکاری ممبر نے کہا کہ ایک فاقہ کش کو پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے۔

ویسٹ منسٹر ۹ر نومبر۔ مسٹر چرچل نے ایک اعلان میں کہا کہ میں نے یونان کے بادشاہ کی پوزیشن کے متعلق اس سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ یونان کے باشندے اپنے مستقبل کا خود ہی فیصلہ کریں گے۔

لنڈن ۹ر نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے میونخ میں نازی ماہرین جنگ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی اسوقت شدید مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ وہ دیوانے اور وحشی دشمنوں کے مقابلہ میں مشکل ترین جنگ لڑ رہے ہیں۔ لیکن ان کے حوصلے بلند ہیں۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ آخر کار ہم ساری مشکلات پر غالب آئیں گے۔ ہمارے دشمن یقین کریں یا نہ کریں۔ ہمارے انتقام کا وقت ضرور آئے گا۔ ہم امریکہ تک نہیں پہنچ سکتے مگر ایک ایسی حکومت ہمارے بہت قریب ہے۔ جو ہمارے انتقام کا نشانہ بنے گی۔ سسلی میں اترنا اور بات تھی۔ لیکن چینل کو عبور کر کے آنا یا ناروے میں اترنا اور بات ہے۔ ہم لڑائی آخر وقت تک لڑیں گے۔ خواہ کتنی قربانیاں ہی کیوں نہ کرنی پڑیں۔ کیونکہ یہ قربانیاں ان قربانیوں سے کم ہونگی جو ہمیں شکست کی صورت میں دینی پڑینگی مشرق میں جرمنوں کے لئے لڑائی بڑی سخت ہے۔ ایسی سخت کہ جرمن سپاہی پہلے کبھی اس سے دوچار نہیں ہوئے۔ لڑائی خواہ کتنی لمبی ہو۔ جرمنی شکست نہیں کھائے گا۔ ہر چیز ممکن ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ میرا حوصلہ پست ہو جائے۔

کراچی ۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ میں ستیارتھ پرکاش کا سندھی ترجمہ آریہ دوبارہ چھپوا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے وفد نے حکومت سے کہہ دیا ہے کہ اسکے نتائج اچھے نہ ہونگے۔

نئی دہلی ۹ر نومبر۔ فوڈ ممبر نے آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں باہر سے ۳۰ ہزار ٹن غلہ پہنچ چکا ہے۔ اور جہاز غلہ لے کر پہنچنے والے ہیں۔

بلگاؤں ۹ر نومبر۔ گیارہ اشخاص کے خلاف سشن جج کی عدالت میں اس الزام میں مقدمہ چل رہا تھا کہ انہوں نے پشاور ایکسپریس کو لائن سے اتارنے کی سازش کی۔ یہ حادثہ ۲ر اکتوبر ۱۹۴۳ء کو ہوا تھا۔ جس میں ۲۴ ہلاک اور ۴۰ مجروح ہوئے تھے۔ سشن جج نے ملزموں کے خلاف کوئی یقینی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں رہا کر دیا۔

چنگکنگ ۹ر نومبر۔ ایک چینی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وسطی ہینگ سی کے محاذ پر جاپانی بدستور بڑھ رہے ہیں۔ اور انہوں نے متعدد دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔

پٹیالہ ۹ر نومبر۔ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا کہ مہاراجہ صاحب بہادر کچھ عرصہ کے لئے ریاست سے باہر تشریف لے گئے۔ ان کے بعد ریاست کا انتظام کیبنٹ کرے گی۔ جس کے صدر مسٹر ایم۔ ایل۔ رینا منسٹر آف لاء مقرر کئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۰ر نومبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل میں جاپانی دستے اتوار کو چند جزیروں میں امریکی مورچوں کے پاس اتر پڑے ہیں۔ اس موقعہ پر دشمن کے بہت سے بجروں کو تباہ کیا گیا۔ اور نقصان پہنچایا گیا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے جاپانی ہوائی جہازوں کے اڈوں پر دن بھر حملے کئے۔ اور بہت کچھ نقصان پہنچایا۔

ماسکو ۱۰ر نومبر۔ روسی بکتر بند دستے کیف سے پچاس میل آگے بڑھ چکے ہیں۔ اور انہوں نے بہت سی بستیاں اور چھین لی ہیں۔ روسی دستے دوسری سمتوں سے بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔

ماسکو ۱۰ر نومبر۔ غیر سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ روسیوں نے کرچ پر قبضہ کر لیا ہے اور بہت سی بستیاں بھی قبضہ میں لے لی ہیں۔

لنڈن ۱۰ر نومبر۔ ایڈریاٹک کے کنارے کی جرمن فوج کو اتحادی فوجوں نے پانچ میل اور پیچھے دھکیل دیا ہے۔ اور دشمن کی نئی لائن کو توڑا جا رہا ہے۔ آٹھویں فوج بھی دشمن کی چوکیوں کیطرف برابر بڑھ رہی ہے۔ پانچویں فوج روم کو جانے والی بڑی سڑک کے دونوں کناروں پر گھمسان کی لڑائی لڑ رہی ہے۔

لنڈن ۱۰ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے دنوں دشمن کی ۶۰ یو بوٹیں تباہ کی گئیں اور کئی کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۱۰ر نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن ماسکو کانفرنس کے بعد قاہرہ سے ہو کر واپس لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۱۰ر نومبر۔ ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پھر ہمارے ہوائی جہازوں نے مانڈلے کے گھاٹ پر تین سٹیمروں کو تباہ کیا۔ اس علاقے میں کئی اور کشتیوں کو بھی غرق کیا۔ نہٹر کی کھاڑی میں کئی سنپانوں کو نقصان پہنچایا۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل جاپانی بمباروں نے ہمارے اگلے میدانوں میں ہوائی حملے کئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے انکا مقابلہ کیا اور دو کو گرا لیا۔ ہوا مار توپوں نے بھی دشمن کے [illegible]